آیات نمبر 22 تا 29 میں موسیٰ علیہ السلام کی سرگزشت کا تسلسل۔ حضرت موسیٰ کا مدین پہنچنا، دو عورتوں کے جانوروں کو کنوئیں سے پانی پلانا، ان عورتوں کے والد کا انہیں اپنے گھر بلانا اور اپنی بیٹی سے نکاح کرنے کا معاہدہ، اور معاہدہ کی مدت پوری ہونے پر اپنے اہل خانہ کے ساتھ وہاں سے روانگی کے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔

اگلی چند آیات میں بڑے لطیف پیرائے میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ مجبوری کے تحت عورتوں کو گھر سے باہر نکل کر کام کرنے کی صورت پیش آئے تو ہر کام شرم وحیا اور وقار و متانت کے دائرہ میں رہتے ہوئے کرنا چاہیئے، بالخصوص نامحرم مردوں کے ساتھ اختلاط سے گریز کرنا چاہیئے۔ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلۡقَآءَ مَدۡيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّىۡۤ اَنۡ يَّهۡدِيَنِىۡ سَوَآءَ السَّبِيۡلِ ﴿۲۲﴾ اور مصر سے نکلنے کے بعد جب موسیٰ علیہ السلام نے مدین کا رخ کیا تو کہا کہ امید ہے کہ میرا رب مجھے صحیح راستے پر ڈال دے گا وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدۡيَنَ وَجَدَ عَلَيۡهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسۡقُوۡنَ ۙ وَوَجَدَ مِنۡ دُوۡنِهِمُ امۡرَاَتَيۡنِ تَذُوۡدٰنِ ۚ اور جب موسیٰ علیہ السلام مدین کے کنوئیں پر پہنچے تو دیکھا کہ بہت سے لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں اور ان سے الگ دو عورتوں کو دیکھا کہ وہ اپنے جانوروں کو روکے کھڑی ہیں قَالَ مَا خَطۡبُكُمَا ؕ قَالَتَا لَا نَسۡقِىۡ حَتّٰى يُصۡدِرَ الرِّعَآءُ ٚ وَاَبُوۡنَا شَيۡخٌ كَبِيۡرٌ ﴿۲۳﴾ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ تمہارا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جب تک یہ چرواہے اپنے جانوروں کو پانی پلا کر واپس نہ لے جائیں ہم اپنے جانوروں کو پانی نہیں پلا سکتیں اور کچھ توقف کے بعد کہا کہ ہمارے والد ایک بہت بوڑھے اور ضعیف آدمی ہیں فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰۤى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ﴿۲۴﴾ یہ سن کر موسیٰ نے ان کے جانوروں کو پانی پلا دیا پھر وہاں سے ہٹ کر ایک سائے کی جگہ جا بیٹھے اور دعا کی کہ اے میرے رب! اس وقت جو نعمت بھی تو مجھ پر نازل کر دے میں اس کا حاجتمند ہوں

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِیْ عَلَى اسْتِحْیَآءٍ ؗ قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْكَ لِیَجْزِیَكَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا ؕ تھوڑی دیر کے بعد ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک لڑکی موسیٰ علیہ السلام کی طرف شرم و حیا سے چلتی ہوئی آئی اور کہنے لگی کہ میرے والد آپ کو بلا رہے ہیں تا کہ آپ نے ہمارے جانوروں کو جو پانی پلایا ہے اس کا معاوضہ ادا کر دیں

فَلَمَّا جَآءَهٗ وَ قَصَّ عَلَیْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ۫ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۵﴾ موسیٰ علیہ السلام جب ان کے والد کے پاس پہنچے اور اپنے سارے واقعات بیان کئے تو انہوں نے کہا کہ کچھ خوف نہ کرو، اب تم ظالم لوگوں سے بچ کر نکل آئے ہو

قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا یٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ؗ اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ ﴿۲۶﴾ ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک نے اپنے والد سے کہا کہ ابا جان! اس شخص کو ملازم رکھ لیجئے، ملازمت کے لئے بہترین شخص وہی ہوتا ہے جو قوی اور امانت دار ہو

قَالَ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ ۚ لڑکیوں کے والد نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک بیٹی کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں بشرطیکہ تم آٹھ سال تک میرے ہاں ملازمت کرو

فَاِنۡ اَتۡمَمۡتَ عَشۡرًا فَمِنۡ عِنۡدِكَ ۚ وَ مَاۤ اُرِيۡدُ اَنۡ اَشُقَّ عَلَيۡكَ ؕ سَتَجِدُنِىۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۲۷﴾ اور اگر تم دس سال پورے کر دو تو یہ تمہاری مرضی ہے، میں تم پر سختی نہیں کرنا چاہتا، ان شاء اللہ تم مجھے خوش معاملہ اور نیک لوگوں میں سے پاؤ گے

قَالَ ذٰلِكَ بَيۡنِىۡ وَ بَيۡنَكَ ؕ اَيَّمَا الۡاَجَلَيۡنِ قَضَيۡتُ فَلَا عُدۡوَانَ عَلَىَّ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوۡلُ وَكِيۡلٌ ﴿۲۸﴾ موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہ بات میرے اور آپ کے درمیان طے ہو گئی، اب ان دونوں میں سے جو مدت بھی میں پوری کر دوں تو اس کے بعد پھر مجھ پر کوئی جبر نہ ہو گا، اور جو کچھ قول و قرار ہم کر رہے ہیں اللہ اس پر نگہبان ہے

رکوع [۳]

فَلَمَّا قَضٰى مُوۡسَى الۡاَجَلَ وَسَارَ بِاَهۡلِهٖۤ اٰنَسَ مِنۡ جَانِبِ الطُّوۡرِ نَارًا ۚ پھر جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے معاہدہ کی مدت پوری کر لی اور اپنے اہل خانہ کو لے کر روانہ ہوئے تو انہوں نے کوہ طور کی جانب آگ کا ایک شعلہ دیکھا

قَالَ لِاَهۡلِهِ امۡكُثُوۡۤا اِنِّىۡۤ اٰنَسۡتُ نَارًا لَّعَلِّىۡۤ اٰتِيۡكُمۡ مِّنۡهَا بِخَبَرٍ اَوۡ جَذۡوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمۡ تَصۡطَلُوۡنَ ﴿۲۹﴾ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اہل خانہ سے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ میں نے آگ دیکھی ہے، تم لوگ یہیں ٹھہرو شاید میں وہاں سے راستے کی کوئی خبر لے آؤں یا اس آگ میں سے تمہارے لئے ایک انگارا لے آؤں تاکہ تم اس سے گرم ہو سکو

آیات نمبر 30 تا 46 میں موسیٰ علیہ السلام کی سرگزشت کا تسلسل۔ اللہ رب العالمین کا حضرت موسیٰ سے کلام، معجزات کا عطا کیا جانا، فرعون کو اللہ کی اطاعت کی دعوت دینا، اس کا انکار اور سمندر میں غرق کئے جانے کے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔

فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوۡدِیَ مِنۡ شَاطِیِٴ الۡوَادِ الۡاَیۡمَنِ فِی الۡبُقۡعَةِ الۡمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنۡ یّٰمُوۡسٰۤی اِنِّیۡۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۳۰﴾ وَ اَنۡ اَلۡقِ عَصَاكَ ؕ پھر جب موسیٰ علیہ السلام وہاں پہنچے تو وادی کے دائیں کنارے پر بابرکت مقام میں واقع ایک درخت سے آواز آئی کہ اے موسیٰ! بلاشبہ میں اللہ رب العالمین تم سے مخاطب ہوں اور تم اپنی لاٹھی کو زمین پر ڈال دو فَلَمَّا رَاٰهَا تَهۡتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰی مُدۡبِرًا وَّ لَمۡ یُعَقِّبۡ ؕ جب موسیٰ علیہ السلام نے لاٹھی کو زمین پر ڈالا تو دیکھا کہ وہ سانپ کی طرح حرکت کر رہی ہے، وہ ڈرے اور پیٹھ پھیر کر ایسے بھاگے کہ مڑ کر بھی نہ دیکھا یٰمُوۡسٰۤی اَقۡبِلۡ وَ لَا تَخَفۡ ۟ اِنَّكَ مِنَ الۡاٰمِنِیۡنَ ﴿۳۱﴾ ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ علیہ السلام! ڈرو مت آگے بڑھو، تم ہر طرح سے ہماری حفاظت میں ہو اُسۡلُكۡ یَدَكَ فِیۡ جَیۡبِكَ تَخۡرُجۡ بَیۡضَآءَ مِنۡ غَیۡرِ سُوۡٓءٍ ۫ وَّ اضۡمُمۡ اِلَیۡكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهۡبِ فَذٰنِكَ بُرۡهَانٰنِ مِنۡ رَّبِّكَ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ وَ مَلَا۟ئِهٖ ؕ اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالو تو وہ بلا کسی عیب کے چمکتا ہوا نکلے گا اور خوف دور کرنے کے لئے اپنا ہاتھ سینہ پر رکھ لو، یہ تمہارے رب کی طرف سے فرعون اور اس کے سرداروں کے لئے دو نشانیاں ہیں اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمًا فٰسِقِیۡنَ ﴿۳۲﴾ بے شک فرعون اور اس کے سردار بہت ہی نافرمان لوگ ہیں قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ قَتَلۡتُ مِنۡهُمۡ نَفۡسًا فَاَخَافُ اَنۡ یَّقۡتُلُوۡنِ ﴿۳۳﴾ موسیٰ علیہ السلام نے کہا

کہ اے میرے رب! میں نے ان کا ایک آدمی قتل کر دیا تھا، میں ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ بھی
مجھے قتل نہ کر ڈالیں وَ اَخِیْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِیَ رِدْاً
یُّصَدِّقُنِیْۤ٘ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یُّكَذِّبُوْنِ۝۳۴ اور میرا بھائی ہارون علیہ السلام مجھ سے زیادہ
فصیح مقرر ہے تو اسے میرا مددگار بنا کر میرے ساتھ بھیج دے تاکہ میری تائید و تصدیق
کرے، مجھے اندیشہ ہے کہ وہ لوگ مجھے جھٹلا دیں گے قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِیْكَ
وَ نَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا یَصِلُوْنَ اِلَیْكُمَا ۚۛ ارشاد فرمایا کہ ہم تمہارے بھائی کو تمہارا
قوت بازو بنا دیں گے اور تم دونوں کو ایسی ہیبت و شوکت عطا کریں گے جس کی وجہ سے
انہیں تم پر دسترس نہ حاصل ہو سکے گی بِاٰیٰتِنَاۤ ۚۛ اَنْتُمَا وَ مَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ۝۳۵
پس تم ہماری نشانیاں لے کر جاؤ، تم اور تمہارے پیروکار ہی غالب رہیں گے فَلَمَّا
جَآءَهُمْ مُّوْسٰی بِاٰیٰتِنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًی وَّ مَا سَمِعْنَا
بِهٰذَا فِیْۤ اٰبَآىٕنَا الْاَوَّلِیْنَ۝۳۶ پھر جب موسیٰ علیہ السلام ہمارے کھلے ہوئے معجزے
لے کر ان کے پاس آئے تو وہ کہنے لگے کہ یہ تو محض جادو ہے جسے ناحق اللہ کی طرف
منسوب کر دیا گیا ہے اور یہ بات تو ہم نے اپنے آباواجداد کے زمانے میں بھی کبھی نہیں سنی
وَ قَالَ مُوْسٰی رَبِّیْۤ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰی مِنْ عِنْدِهٖ وَ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ
الدَّارِ ؕ موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ میرا رب خوب جانتا ہے کہ وہ کون ہے جو
اُس کی طرف سے ہدایت لے کر آیا ہے اور وہ کون ہے جسے آخرت کا بہترین گھر ملنے
والا ہے اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ۝۳۷ بے شک ظالم و نافرمان کبھی فلاح نہیں پاتے
وَ قَالَ فِرْعَوْنُ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرِیْ ۚ اور فرعون نے

کہا کہ اے اہل دربار! میں تو نہیں جانتا کہ میرے علاوہ بھی کوئی تمہارا معبود ہے

فَاَوۡقِدۡ لِیۡ یٰهَامٰنُ عَلَی الطِّیۡنِ فَاجۡعَلۡ لِّیۡ صَرۡحًا لَّعَلِّیۡۤ اَطَّلِعُ اِلٰۤی اِلٰهِ مُوۡسٰی ۙ وَ اِنِّیۡ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الۡکٰذِبِیۡنَ ﴿۳۸﴾ سو اے ہامان! تو مٹی کی اینٹوں کو آگ میں پکا کر میرے لئے ایک اونچی عمارت تیار کر تاکہ میں موسیٰ کے معبود کو دیکھ سکوں اور میرا تو گمان یہی ہے کہ موسیٰ ایک جھوٹا آدمی ہے وَ اسۡتَکۡبَرَ هُوَ وَ جُنُوۡدُهٗ فِی الۡاَرۡضِ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ وَ ظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ اِلَیۡنَا لَا یُرۡجَعُوۡنَ ﴿۳۹﴾ اور فرعون اور اس کے لشکروں نے زمین میں ناحق تکبر کیا، وہ یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ انہیں کبھی ہمارے پاس واپس لوٹ کر نہیں آنا فَاَخَذۡنٰهُ وَ جُنُوۡدَهٗ فَنَبَذۡنٰهُمۡ فِی الۡیَمِّ ۚ بالآخر ہم نے فرعون اور اس کے لشکروں کو پکڑ لیا اور سمندر میں پھینک دیا فَانۡظُرۡ کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۴۰﴾ سو دیکھ لیجئے کہ ان گنہگاروں کا کیسا انجام ہوا وَ جَعَلۡنٰهُمۡ اَئِمَّةً یَّدۡعُوۡنَ اِلَی النَّارِ ۚ وَ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ لَا یُنۡصَرُوۡنَ ﴿۴۱﴾ ہم نے انہیں جہنم کی آگ کی طرف دعوت دینے والوں کا قائد بنا دیا، اور قیامت کے روز وہ کہیں سے کوئی مدد نہ پا سکیں گے وَ اَتۡبَعۡنٰهُمۡ فِیۡ هٰذِهِ الدُّنۡیَا لَعۡنَةً ۚ وَ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ هُمۡ مِّنَ الۡمَقۡبُوۡحِیۡنَ ﴿۴۲﴾ ہم نے اس دنیا میں بھی ان کے پیچھے لعنت لگا دی ہے اور قیامت کے روز بھی وہ بدحال لوگوں میں سے ہوں گے رکوع [۴] وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ اَهۡلَکۡنَا الۡقُرُوۡنَ الۡاُوۡلٰی بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَ هُدًی وَّ رَحۡمَةً لَّعَلَّهُمۡ یَتَذَکَّرُوۡنَ ﴿۴۳﴾ بلاشبہ بہت سی نافرمان قوموں کو ہلاک کرنے کے بعد ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب عطا کی تھی جس میں لوگوں کے لئے بصیرت افروز دلائل اور ہدایت اور رحمت تھی تاکہ وہ اس سے نصیحت

حاصل کریں وَ مَا کُنۡتَ بِجَانِبِ الۡغَرۡبِیِّ اِذۡ قَضَیۡنَاۤ اِلٰی مُوۡسَی الۡاَمۡرَ وَ مَا کُنۡتَ مِنَ الشّٰہِدِیۡنَ ﴿۴۴﴾ اور اے پیغمبر (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم)! آپ اُس وقت کوہ طور کے مغربی جانب عین اس جگہ موجود نہ تھے جہاں ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمانِ شریعت عطا کیا اور نہ آپ اس واقعہ کے گواہوں میں شامل تھے وَ لٰکِنَّاۤ اَنۡشَاۡنَا قُرُوۡنًا فَتَطَاوَلَ عَلَیۡہِمُ الۡعُمُرُ ۚ بلکہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد ہم نے اور بہت سی نسلوں کو پیدا کیا پھر ان پر مدت طویل گزر گئی وَ مَا کُنۡتَ ثَاوِیًا فِیۡۤ اَہۡلِ مَدۡیَنَ تَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِنَا ۙ وَ لٰکِنَّا کُنَّا مُرۡسِلِیۡنَ ﴿۴۵﴾ اور نہ ہی آپ اہل مدین کے درمیان موجود تھے کہ انہیں ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سنا رہے ہوتے لیکن ہم آپ ہی کو رسول بنا کر بھیجنے والے تھے وَ مَا کُنۡتَ بِجَانِبِ الطُّوۡرِ اِذۡ نَادَیۡنَا وَ لٰکِنۡ رَّحۡمَۃً مِّنۡ رَّبِّکَ لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا مَّاۤ اَتٰىہُمۡ مِّنۡ نَّذِیۡرٍ مِّنۡ قَبۡلِکَ لَعَلَّہُمۡ یَتَذَکَّرُوۡنَ ﴿۴۶﴾ اور نہ آپ طور کی کسی جانب اس وقت موجود تھے جب ہم نے موسیٰ کو پہلی مرتبہ پکارا تھا لیکن آپ اپنے رب کی رحمت سے نبی بنائے گئے تاکہ آپ ان لوگوں کو برے انجام سے خبردار کردیں جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا تاکہ وہ نصیحت قبول کرلیں آپ وہاں موجود نہ تھے لیکن اس کے باوجود تمام حالات بیان کردیے، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ سب کچھ آپ کو وحی کے ذریعہ بتا گیا ہے

آیات نمبر 47 تا 50 میں مشرکین کو انتباہ کہ رسول بھیجنے کا یہی مقصد ہے کہ عذاب آنے کی صورت میں یہ نہ کہیں کہ ہمیں پہلے خبردار کیوں نہ کیا گیا۔ مشرکین کو چیلنج کہ قرآن سے بہتر کتاب لا کر دکھاؤ۔

وَ لَوۡ لَاۤ اَنۡ تُصِیۡبَہُمۡ مُّصِیۡبَۃٌۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَیۡدِیۡہِمۡ فَیَقُوۡلُوۡا رَبَّنَا لَوۡ لَاۤ اَرۡسَلۡتَ اِلَیۡنَا رَسُوۡلًا فَنَتَّبِعَ اٰیٰتِکَ وَ نَکُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۴۷﴾ اور اگر ہم رسول نہ بھیجتے تو جب کبھی ان لوگوں کے اعمال کے باعث ان پر کوئی مصیبت نازل ہوتی تو وہ کہتے کہ اے ہمارے رب! تو نے ہمارے پاس اپنا رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیرے احکام کی پیروی کرتے اور ہم ایمان لانے والوں میں سے ہو جاتے

فَلَمَّا جَآءَہُمُ الۡحَقُّ مِنۡ عِنۡدِنَا قَالُوۡا لَوۡ لَاۤ اُوۡتِیَ مِثۡلَ مَاۤ اُوۡتِیَ مُوۡسٰی ؕ پھر جب ہماری طرف سے امر حق ان کے پاس پہنچ گیا تو کہنے لگے کہ اس پیغمبر کو ویسی ہی کتاب کیوں نہ دی گئی جیسے موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی تھی اَوَ لَمۡ یَکۡفُرُوۡا بِمَاۤ اُوۡتِیَ مُوۡسٰی مِنۡ قَبۡلُ ۚ کیا یہ لوگ اس سے پہلے اس کتاب کا بھی انکار نہیں کر چکے جو موسیٰ کو دی گئی تھی قَالُوۡا سِحۡرٰنِ تَظٰہَرَا ۟ وَ قَالُوۡۤا اِنَّا بِکُلٍّ کٰفِرُوۡنَ ﴿۴۸﴾ وہ کہتے ہیں کہ یہ قرآن اور تورات دونوں جادو ہیں جو ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم ان دونوں میں سے کسی کو بھی نہیں مانتے

قُلۡ فَاۡتُوۡا بِکِتٰبٍ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ ہُوَ اَہۡدٰی مِنۡہُمَاۤ اَتَّبِعۡہُ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۴۹﴾ اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اپنے دعوے میں

سچے ہو تو اللہ کے پاس سے کوئی اور ایسی کتاب لے آؤ جو ان دونوں کتابوں سے زیادہ ہدایت بخشنے والی ہو، میں اسی کی پیروی اختیار کرلوں گا فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ پھر اگر یہ لوگ کوئی جواب نہ دے سکیں تو جان لیجئے کہ یہ کفار مکّہ صرف اپنی نفسانی خواہشات پر چلتے ہیں وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی ہدایت و رہنمائی کو چھوڑ کر محض اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۰﴾ اللہ ایسے ظالم نافرمانوں کو ہرگز ہدایت نہیں بخشتا رکوع [۵]

آیات نمبر 51 تا 61 میں بیان کہ بنی اسرائیل کے متقی لوگ قرآن سن کر اسے پہچان جاتے ہیں اور اس پر ایمان لے آتے ہیں۔ مشرکین مکہ کو انتباہ کہ اس بے آب و گیاہ وادی میں جو رزق مل رہا وہ صرف اللہ کے فضل کی وجہ سے مل رہا ہے۔ اس سے پہلے بھی بہت سی قومیں ہلاک ہو چکیں ہیں جو اپنی معیشت پر فخر و تکبر کرتی تھیں۔ اس دنیا میں جو کچھ بھی ہے وہ صرف دنیا کی عارضی زندگی کے لئے ہی ہے جبکہ اللہ کے پاس بہت بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا اجر ہے

وَ لَقَدۡ وَصَّلۡنَا لَهُمُ الۡقَوۡلَ لَعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَؕ﴿۵۱﴾ اور ہم نے ان لوگوں کے فائدہ کے لئے قرآن تسلسل کے ساتھ تھوڑا تھوڑا بھیجا تاکہ وہ نصیحت قبول کر لیں

اَلَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِهٖ هُمۡ بِهٖ يُؤۡمِنُوۡنَ﴿۵۲﴾ جن لوگوں کو اس سے پہلے ہم نے کتاب دی تھی وہ اس قرآن پر بھی ایمان لے آتے ہیں

وَ اِذَا يُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِهٖۤ اِنَّهُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا مِنۡ قَبۡلِهٖ مُسۡلِمِيۡنَ﴿۵۳﴾ اور جب یہ قرآن ان کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے، یقیناً یہ ہمارے رب کی جانب سے حق ہے، ہم تو درحقیقت اس کے نازل ہونے سے پہلے بھی اسے مانتے تھے

اُولٰٓئِكَ يُؤۡتَوۡنَ اَجۡرَهُمۡ مَّرَّتَيۡنِ بِمَا صَبَرُوۡا وَ يَدۡرَءُوۡنَ بِالۡحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ﴿۵۴﴾ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر و استقامت کے باعث دوہرا اجر دیا جائے گا اور یہ لوگ برائی کا جواب بھلائی سے دیتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے ہماری رضا کے لئے خرچ کرتے ہیں

وَ اِذَا سَمِعُوا اللَّغۡوَ اَعۡرَضُوۡا عَنۡهُ وَ قَالُوۡا لَنَاۤ اَعۡمَالُنَا وَ لَكُمۡ اَعۡمَالُكُمۡ سَلٰمٌ

عَلَيْكُمْ ۡ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ﴿۵۵﴾ اور وہ لوگ جب کوئی بیہودہ بات سنتے ہیں تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے، تمہیں ہماری طرف سے سلام، ہم بے سمجھ لوگوں سے الجھنا نہیں چاہتے اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ جسے چاہیں اسے ہدایت نہیں دے سکتے لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے اور وہ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو ہدایت قبول کرنے والے ہیں وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اے پیغمبر (ﷺ)! یہ لوگ آپ سے کہتے ہیں کہ اگر ہم تمہارے ساتھ مل کر اس ہدایت کی پیروی اختیار کرلیں تو ہمیں اس سرزمین سے باہر نکال دیا جائے گا اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ کیا ہم نے انہیں امن و امان والے شہر حرم مکہ میں رہنے کی جگہ نہیں عطا کی، جہاں ہم انہیں ہر قسم کے پھلوں سے رزق دیا، جو ہر جگہ سے یہاں کھنچے چلے آتے ہیں؟ لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں سمجھتے وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۢ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ اور کتنی ہی ایسی بستیوں کو ہم ہلاک کر چکے ہیں جن کے لوگ اپنی معیشت پر فخر و تکبر کیا کرتے تھے فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ؕ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵۸﴾ سو دیکھ لو یہ ان کے گھر جہاں چند ایک کے سوا کوئی بھی دوبارہ

آباد نہ ہو سکا، اور آخر کار ہم ہی ان کے وارث ہوئے وَ مَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِیْۤ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ اے پیغمبر (ﷺ) ! آپ کا رب بستیوں کو اس وقت تک ہلاک نہیں کرتا جب تک ان کی مرکزی بستی میں اپنا رسول نہ بھیج دے جو انہیں ہمارے احکام پڑھ کر سنا دے وَ مَا كُنَّا مُهْلِكِی الْقُرٰۤى اِلَّا وَ اَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ اور ہم بستیوں کو اسی وقت ہلاک کرتے ہیں جب وہاں کے باشندے نافرمانی کرنے لگیں وَ مَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتُهَا ۚ اور جو کچھ بھی تمہیں دیا گیا ہے وہ محض دنیا کی چند روزہ زندگی کا سامان اور اس کی زینت ہے وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۰﴾ اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ اس سے بہت زیادہ بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے، کیا تم لوگ اتنی بات بھی نہیں سمجھتے؟ رکوع[۶] اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۶۱﴾ بھلا وہ شخص جس سے ہم نے وعدہ کیا ہو اور وعدہ بھی نہایت عمدہ چیز کا پھر یہ بھی یقینی ہو کہ وہ چیز اسے مل جائے گی، کیا اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جسے ہم نے دنیا کی زندگی کا کچھ سامان دے دیا ہو، پھر وہ قیامت کے روز مجرموں کی طرح پیش کیا جائے۔

آیات نمبر 62 تا 75 میں قیامت کے روز مشرکین اور ان کے جھوٹے معبودوں کے انجام کا ذکر ۔رسولوں کی تکذیب کرنے والوں کا انجام۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور بالآخر سب لوگ اسی کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ روز قیامت ہر ایک پر یہ بات واضح ہو جائے گی کہ صرف اللہ ہی معبود ہے۔

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٦٢﴾ اور جب قیامت کے دن اللہ انہیں پکار کر فرمائے گا کہ کہاں ہیں وہ آج جنہیں تم اپنے گمان میں میرا شریک ٹھہرایا کرتے تھے ؟ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ جن لوگوں پر اللہ کے عذاب کا فرمان ثابت ہو چکا ہو گا، وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب ! یہ وہی لوگ ہیں جنہیں ہم نے گمراہ کیا تھا اگرچہ سوال تو مشرکین سے کیا جائے گا لیکن ان کے جواب دینے سے پہلے وہ شیاطین جن وانس جو لوگوں کو گمراہ کرنے میں پیش پیش تھے اپنی صفائی میں خود ہی بول اٹھیں گے اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ۖ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿٦٣﴾ لیکن ہم نے انہیں اسی طرح گمراہ کیا جیسے ہم خود گمراہ ہوئے تھے، آج ہم ان سے بری الذمہ اور بیزار ہو کر تیری طرف متوجہ ہوتے ہیں اور در حقیقت یہ لوگ ہماری نہیں بلکہ اپنے نفس کی پرستش کرتے تھے وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿٦٤﴾ اور مشرکین سے کہا جائے گا کہ اپنے ان شریکوں کو پکارو، وہ انہیں پکاریں گے لیکن وہ انہیں کوئی جواب نہ دیں گے اور جب عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے تو تمنا کریں گے کہ کاش دنیا میں ہدایت کا راستہ اختیار کر لیتے مشرکین اپنی دانست میں جنہیں اپنا معبود سمجھتے تھے انہیں پکاریں گے لیکن انہیں کہیں سے کوئی جواب نہ ملے گا

وَ يَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَا ذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٦٥﴾ اور اس دن اللہ انہیں پکار کر پوچھے گا کہ تم نے ہمارے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا؟ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ اس وقت وہ اس قدر بدحواس ہوں گے کہ نہ ان کے اپنے پاس کوئی جواب ہو گا اور نہ ہی یہ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھ سکیں گے فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿٦٧﴾ البتہ جس نے آج توبہ کر لی اور ایمان لے آیا اور نیک عمل کیے وہی یہ توقع کر سکتا ہے کہ اس دن فلاح پانے والوں میں شامل ہو گا وَ رَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَ يَخْتَارُ ؕ اور اے پیغمبر (ﷺ)! آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے اپنے کام کے لئے منتخب کر لیتا ہے مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٨﴾ انتخاب کا یہ اختیار اِن لوگوں کے پاس نہیں اور اللہ ان لوگوں کے شرک سے پاک اور بلند و برتر ہے وَ رَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٦٩﴾ آپ کا رب خوب جانتا ہے جو کچھ یہ لوگ اپنے سینہ میں چھپائے رکھتے ہیں اور جو کچھ یہ ظاہر کرتے ہیں وَ هُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اور وہی ایک اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَ الْاٰخِرَةِ ۫ وَ لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٧٠﴾ اسی کے لیے دنیا میں بھی حمد ہے اور آخرت میں بھی اور حقیقی فرمانروائی اسی کی ہے، بالآخر اس ہی کے پاس تم سب کو واپس لوٹ کر جانا ہے قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿٧١﴾ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ ان لوگوں سے پوچھئے کہ اگر اللہ تم پر روز قیامت

تک کے لئے رات طاری کر دے تو اللہ کے سوا وہ کون سا معبود ہے جو تمہارے لئے روشنی
لے آئے، کیا تم سنتے نہیں ہو ؟ قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيۡكُمُ النَّهَارَ
سَرۡمَدًا اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ مَنۡ اِلٰـهٌ غَيۡرُ اللّٰهِ يَاۡتِيۡكُمۡ بِلَيۡلٍ تَسۡكُنُوۡنَ فِيۡهِ ؕ
اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۷۲﴾ آپ ان سے یہ بھی پوچھئے کہ اگر اللہ تم پر قیامت تک کے لئے ہر
وقت دن کی روشنی رہنے دے تو اللہ کے سوا کون سا معبود ہے جو تمہارے لئے رات لے
آئے کہ تم اس میں راحت و سکون حاصل کر سکو، تو کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟ وَمِنۡ رَّحۡمَتِهٖ
جَعَلَ لَكُمُ الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ لِتَسۡكُنُوۡا فِيۡهِ وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَلَعَلَّكُمۡ
تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۷۳﴾ اور یہ اس ہی کی رحمت ہے کہ اس نے تمہارے لئے رات اور دن بنا دیئے
تاکہ رات میں تم آرام کر سکو اور دن میں اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور یہ اس لئے تاکہ تم
شکر گزار بن جاؤ وَيَوۡمَ يُنَادِيۡهِمۡ فَيَقُوۡلُ اَيۡنَ شُرَكَآءِىَ الَّذِيۡنَ كُنۡتُمۡ
تَزۡعُمُوۡنَ ﴿۷۴﴾ اور اس دن کا تصور کرو جب اللہ ان کافروں کو پکار کر فرمائے گا کہ کہاں ہیں
وہ جن کو تم میرا شریک سمجھتے تھے؟ وَنَزَعۡنَا مِنۡ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيۡدًا فَقُلۡنَا هَاتُوۡا
بُرۡهَانَكُمۡ فَعَلِمُوۡۤا اَنَّ الۡحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ﴿۷۵﴾ اور ہم ہر
امّت میں سے ایک گواہ نکال کر لائیں گے پھر ان مشرکین سے کہیں گے کہ شرک کے
جواز پر اپنی دلیل پیش کرو تب انہیں معلوم ہو جائے گا کہ سچ بات تو اللہ ہی کی ہے اور
شرک کے جواز میں انہیں اپنی بنائی ہوئی ساری جھوٹی کہانیاں بھول جائیں گی ہر امت کا
رسول اپنی امت کے خلاف گواہ کے طور سے پیش کیا جائے گا رکوع [۷]

آیات نمبر 76 تا 88 میں قارون کا ذکر جو موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا ایک فرد تھا، اسے اللہ نے بے پناہ دولت سے نوازا تھا، اس کا اللہ کے سامنے غرور و تکبر اور عذاب الٰہی میں گرفتار ہونے کا واقعہ۔ رسول اللہ ﷺ کو صبر و عزیمت اور اپنے موقف پر ڈٹے رہنے کی تلقین اور تسلی کہ اللہ ہی نے قرآن نازل کیا ہے اور وہی ہر مشکل وقت میں مدد کرے گا

اِنَّ قَارُوۡنَ كَانَ مِنۡ قَوۡمِ مُوۡسٰى فَبَغٰى عَلَيۡهِمۡ‌ۖ بلاشبہ قارون موسیٰ علیہ السلام کی قوم ہی کا ایک فرد تھا، لیکن پھر وہ اپنی ہی قوم کے لوگوں پر ظلم و زیادتی کرنے لگا وَ اٰتَيۡنٰهُ مِنَ الۡكُنُوۡزِ مَاۤ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوۡٓاُ بِالۡعُصۡبَةِ اُولِى الۡقُوَّةِ‌ۖ اور ہم نے اسے اتنے خزانے دیئے تھے کہ ان کی چابیاں طاقتور آدمیوں کی ایک جماعت بمشکل اٹھا سکتی تھی اِذۡ قَالَ لَهٗ قَوۡمُهٗ لَا تَفۡرَحۡ‌ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡفَرِحِيۡنَ‏ ﴿76﴾ ایک دفعہ اس کی قوم کے لوگوں نے اس سے کہا کہ اتنا غرور نہ کر، بے شک اللہ غرور کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا وَ ابۡتَغِ فِيۡمَاۤ اٰتٰٮكَ اللّٰهُ الدَّارَ الۡاٰخِرَةَ‌ وَلَا تَنۡسَ نَصِيۡبَكَ مِنَ الدُّنۡيَا‌ وَاَحۡسِنۡ كَمَاۤ اَحۡسَنَ اللّٰهُ اِلَيۡكَ‌ وَلَا تَبۡغِ الۡفَسَادَ فِى الۡاَرۡضِ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡمُفۡسِدِيۡنَ‏ ﴿77﴾ اور اللہ نے جو مال تجھے عطا کیا ہے اس سے آخرت کا گھر بنانے کی کوشش کر اور دنیا سے بھی اپنا حصہ فراموش نہ کر، اور لوگوں پر اسی طرح احسان کر جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے اور روئے زمین پر فساد نہ پھیلا، یقیناً اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا قَالَ اِنَّمَاۤ اُوۡتِيۡتُهٗ عَلٰى عِلۡمٍ عِنۡدِىۡ‌ؕ قارون نے جواب دیا کہ مجھے یہ مال و دولت تو میرے علم و ہنر کی وجہ سے ملا ہے اَوَلَمۡ يَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ قَدۡ اَهۡلَكَ مِنۡ قَبۡلِهٖ مِنَ الۡقُرُوۡنِ مَنۡ هُوَ اَشَدُّ مِنۡهُ قُوَّةً وَّ

اَ كْثَرُ جَمْعًا ؕ کیا اسے اس بات کا علم نہ تھا کہ اللہ اس سے پہلے کی امتوں میں کتنے ہی ایسے لوگوں کو ہلاک کر چکا ہے جو قوت میں بھی اس سے زیادہ تھے اور انہوں نے مال و دولت بھی اس سے زیادہ جمع کیا تھا وَ لَا يُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۸﴾ گناہگاروں سے ان کے گناہوں کے بارے میں پوچھا نہیں جاتا ہر مجرم کے ہاتھ پیر اور تمام اعضا خود اس کے خلاف گواہی دیں گے فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ؕ پھر ایک دن قارون پوری شان و شوکت کے ساتھ اپنی قوم کے سامنے نکلا قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَاۤ اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۷۹﴾ تو جو لوگ دنیا کی زندگی کے طالب تھے کہنے لگے کہ کاش! ہمیں بھی وہی کچھ ملتا جو قارون کو دیا گیا ہے، بے شک قارون بہت ہی خوش نصیب ہے وَ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ۚ اور جن لوگوں کو صحیح علم و فہم عطا کیا گیا تھا وہ کہنے لگے کہ صد افسوس تم پر! ان چیزوں کے مقابلہ میں اللہ کا وہ اجر و ثواب کہیں بہتر ہے جو اس کی بارگاہ سے اس شخص کو ملتا ہے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتا رہے وَ لَا يُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ اور یہ مرتبہ تو صرف صبر کرنے والوں ہی کو ملتا ہے فَخَسَفْنَا بِهٖ وَ بِدَارِهِ الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿۸۱﴾ آخر کار ہم نے قارون اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا، پھر کوئی جماعت نہ تھی جو اسے اللہ کے عذاب سے بچانے میں اس کی مدد کرتی اور نہ ہی وہ خود اپنے آپ کو عذاب سے بچا سکا وَ اَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ

عِبَادِهٖ وَ يَقۡدِرُ ۚ اور اب وہی لوگ جو صرف ایک دن پہلے قارون جیسا بننے کی تمنا کر رہے تھے کہنے لگے کہ افسوس! ہم بھول گئے تھے کہ یہ اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے فراخی رزق عطا کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے نپا تلا رزق دیتا ہے ہر دو حالتوں کا مقصد انسان کا مختلف انداز سے امتحان ہے لَوۡلَاۤ اَنۡ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيۡنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ اور اگر اللہ نے ہم پر احسان نہ فرمایا ہوتا تو ہمیں بھی زمین میں دھنسا دیتا وَيۡكَاَنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۸۲﴾ افسوس ہم بھول گئے کہ ناشکر گزار لوگ فلاح نہیں پایا کرتے قارون کو اللہ نے بے حد و حساب دولت عطا کی تھی لیکن بجائے اس کے کہ وہ ایک انتہائی شکر گزار اور اطاعت گزار بندہ بنتا اور اپنا مال آخرت کا گھر حاصل کرنے کے لئے خرچ کرتا، وہ انتہائی متکبر شخص بن گیا

رکوع [۸]

تِلۡكَ الدَّارُ الۡاٰخِرَةُ نَجۡعَلُهَا لِلَّذِيۡنَ لَا يُرِيۡدُوۡنَ عُلُوًّا فِى الۡاَرۡضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالۡعَاقِبَةُ لِلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۸۳﴾ [ارشاد باری تعالی] وہ آخرت کا گھر تو ہم صرف ان ہی لوگوں کے لئے بناتے ہیں جو نہ دنیا میں تکبر کرتے ہیں اور نہ فساد پھیلانا چاہتے ہیں اور بالآخر اچھا انجام تو پرہیز گار لوگوں ہی کا ہو گا مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيۡرٌ مِّنۡهَا ۚ وَمَنۡ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجۡزَى الَّذِيۡنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۸۴﴾ جو شخص نیکی لے کر حاضر ہو گا اس کے لیے اس سے بہتر صلہ ہو گا اور جو شخص برائی لے کر آئے گا تو برے کام کرنے والوں کو ویسا ہی بدلہ ملے گا جیسے عمل وہ کیا کرتے تھے اِنَّ الَّذِىۡ فَرَضَ عَلَيۡكَ الۡقُرۡاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلۡ رَّبِّىۡۤ اَعۡلَمُ

مَنۡ جَآءَ بِالۡهُدٰی وَ مَنۡ هُوَ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۸۵﴾ اے پیغمبر (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم)! بلاشبہ جس ہستی نے آپ پر قرآن کی ذمہ داری ڈالی ہے وہی آپ کو بہترین انجام تک بھی پہنچائے گا، آپ ان کافروں سے کہہ دیجئے کہ میرا رب خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کر آیا ہے اور کون کھلی گمراہی میں مبتلا ہے وَ مَا کُنۡتَ تَرۡجُوۡۤا اَنۡ یُّلۡقٰۤی اِلَیۡکَ الۡکِتٰبُ اِلَّا رَحۡمَۃً مِّنۡ رَّبِّکَ فَلَا تَکُوۡنَنَّ ظَهِیۡرًا لِّلۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۸۶﴾ آپ کو تو یہ توقع نہ تھی کہ آپ پر یہ کتاب نازل کی جائے گی لیکن یہ محض آپ کے رب کی مہربانی سے نازل ہوئی ہے پس آپ ہرگز کافروں کے مددگار نہ بنیں وَ لَا یَصُدُّنَّکَ عَنۡ اٰیٰتِ اللّٰهِ بَعۡدَ اِذۡ اُنۡزِلَتۡ اِلَیۡکَ وَ ادۡعُ اِلٰی رَبِّکَ وَ لَا تَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ﴿۸۷﴾ اور جب اللہ کے احکام نازل ہو چکیں تو اس کے بعد ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ آپ کو ان احکام کی تعمیل و تبلیغ سے روک دیں، آپ انہیں اپنے رب کی طرف بلاتے رہیں اور آپ ہرگز مشرکوں میں شامل نہ ہوں وَ لَا تَدۡعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ ۘ اور نہ کبھی اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکاریں لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۟ کُلُّ شَیۡءٍ هَالِکٌ اِلَّا وَجۡهَهٗ ؕ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، اس کی ذات کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے لَهُ الۡحُکۡمُ وَ اِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۸۸﴾ ہر جگہ اس ہی کی فرمانروائی ہے اور اس ہی کی طرف تم سب کو واپس لوٹ کر جانا ہے

رکوع [۹]

29:سورۃ العنکبوت

ترتیبِ تلاوت	نام سورہ	مکی / مدنی	تعداد رکوع	آیات	پارہ شمار	نام پارہ
29	سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْت	مکی	7	69	20	اَمَّنْ خَلَقَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

آیات نمبر 1 تا 13 میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کہ حق کی راہ میں چلنے والوں پر اللہ کی طرف سے آزمائشیں لازماً پیش آتی ہیں، جو مومن اور منافق میں فرق ظاہر کر دیتی ہیں۔ اللہ نے آج جن لوگوں کو مہلت دے رکھی ہے وہ یاد رکھیں کہ وہ اللہ کی گرفت سے باہر نہیں نکل سکتے اور جن لوگوں پر ظلم ہو رہا ہے انہیں بہت بڑے اجر کی بشارت۔ والدین سے نیک سلوک کی تلقین لیکن شرک کے معاملہ میں ان کی بات نہ ماننے کی تاکید۔ ان آزمائشوں کو منافق اللہ کا عذاب قرار دیتے ہیں۔ روز قیامت کوئی شخص کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا

الٓمّٓ ﴿١﴾ الف، لام، میم (ان حروف مقطعات کے حقیقی معنی اللہ اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہی جانتے ہیں) اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ يُّتۡرَكُوۡۤا اَنۡ يَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَهُمۡ لَا يُفۡتَنُوۡنَ ﴿٢﴾ کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ صرف زبان سے اتنا کہہ دینے پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لے آئے اور وہ کبھی آزمائش میں نہ ڈالے جائیں گے بلکہ انھیں جان و مال کی تکالیف اور دیگر آزمائشوں کے ذریعہ سے جانچا پرکھا جائے گا تاکہ کھرے کھوٹے کا اور مومن و منافق کا فرق واضح ہو جائے۔ وَلَقَدۡ فَتَنَّا الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَلَيَعۡلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ صَدَقُوۡا وَلَيَعۡلَمَنَّ الۡكٰذِبِيۡنَ ﴿٣﴾ اور ہم تو

ان لوگوں کی بھی آزمائش کر چکے ہیں جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں، پس اللہ ان لوگوں کو ضرور ظاہر کر کے رہے گا جو اپنے دعویٰ ایمان میں سچے ہیں اور ان لوگوں کو بھی ظاہر کر کے رہے گا جو جھوٹے ہیں اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝۴ کیا برائیوں کا ارتکاب کرنے والے لوگ یہ گمان رکھتے ہیں کہ وہ ہماری گرفت سے نکل کر کہیں بھاگ جائیں گے؟ کتنا غلط خیال ہے یہ ان کا مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۵ جو شخص اللہ سے ملاقات کی امید رکھتا ہے وہ سن لے کہ اللہ کا مقرر کردہ وقت ضرور آنے والا ہے اور وہ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے وَ مَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶ اور جو شخص اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے جد وجہد کرتا ہے تو وہ اپنے ہی فائدہ کے لئے کرتا ہے ورنہ اللہ تو تمام جہان والوں سے بے نیاز ہے وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۷ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے تو ہم ضرور ان کے گناہ زائل کر دیں گے اور جو نیک عمل وہ کرتے رہے ہیں ہم ان کا بہترین بدلہ عطا فرمائیں گے وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے لیکن اگر وہ تجھے مجبور کریں کہ

تو کسی ایسی ہستی کو ہمارا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کی اطاعت نہ کر

[تفصیل کے لئے: ضمیمہ -- والدین کے حقوق] اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸﴾ اور بالآخر تم سب کو ہماری ہی طرف واپس لوٹ کر آنا ہے، پھر

ہم تمہیں بتادیں گے کہ تم لوگ دنیا میں کیا کچھ کرتے رہے تھے وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ﴿۹﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور

نیک اعمال کرتے رہے تو ہم انہیں ضرور صالحین کے گروہ میں شامل فرمادیں گے وَ

مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ

النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو زبان سے تو کہہ دیتے ہیں

کہ ہم اللہ پر ایمان لائے لیکن جب انہیں اللہ کی راہ میں لوگوں کی طرف سے کوئی

تکلیف پہنچائی جاتی ہے تو وہ اس تکلیف کو اللہ کی طرف سے عذاب کی طرح سمجھتے ہیں

وَ لَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اور اے پیغمبر

(ﷺ)! اگر آپ کے رب کی مدد آ پہنچے اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوجائے تو یہی

لوگ مسلمانوں سے کہنے لگتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ہی ساتھ تھے اَوَ لَيْسَ اللّٰهُ

بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰﴾ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ اللہ ان تمام چیزوں

کو جانتا ہے جو ساری دنیا کے لوگوں کے سینہ میں چھپی ہوئی ہیں وَ لَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ﴿۱۱﴾ اللہ ان لوگوں کو ظاہر کرکے رہے گا

جو سچے مومن ہیں اور ان کو بھی جو منافق ہیں وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ

اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ اور یہ کافر لوگ ایمان والوں سے کہتے ہیں کہ تم ہمارے ہی طریقہ کی پیروی کرو، قیامت کے دن ہم تمہارے گناہوں کا بوجھ اٹھالیں گے وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۲﴾ حالانکہ یہ لوگ اُن کے گناہوں کا ذراسا بھی بوجھ نہیں اٹھا سکیں گے، بے شک یہ بالکل جھوٹ بول رہے ہیں وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ز وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳﴾ یہ لوگ نہ صرف اپنے گناہوں کا بوجھ اٹھائیں گے بلکہ کئی دوسرے لوگوں کا بھی، جنہیں ان لوگوں نے گمراہ کیا ہو گا اور جو جھوٹ یہ لوگ گھڑتے رہے ہیں قیامت کے دن ان سے ضرور باز پرس کی جائے گی اگر ان لوگوں کے بہکانے سے کوئی شخص گمراہ ہو گیا تو گمراہ ہونے والے کو اپنی گمراہی کا عذاب دیا جائے گا کوئی اس کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ لیکن گمراہ کرنے والے کو دوہرا عذاب اس شکل میں ہو گا کہ ایک بوجھ تو اپنی گمراہی کا ہو گا جبکہ دوسرا بوجھ لوگوں کو گمراہ کرنے کا۔ رکوع[۱]

آیت نمبر 40 تک مختلف انبیاء کے واقعات کا مختصر جائزہ۔ ان واقعات میں مشرکین مکہ اور
مومنوں کے لئے یہ پیغام مضمر ہے کہ حق کی راہ میں آزمائشوں سے گزارنا اللہ کی سنت ہے،
آیات نمبر 14 تا 26 میں نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کا تذکرہ۔

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ
فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَ هُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ اور ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی
طرف رسول بنا کر بھیجا اور وہ ساڑھے نو سو برس ان لوگوں میں رہے، پھر آخر کار ان کی قوم
کو ایک طوفان نے اس حال میں آ پکڑا کہ وہ بہت ہی نافرمان لوگ تھے فَاَنْجَيْنٰهُ وَ
اَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَ جَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۵﴾ پھر ہم نے نوح علیہ السلام اور ان
کے ساتھ کشتی میں سوار سب لوگوں کو بچا لیا اور ہم نے اس واقعہ کو تمام اہل عالم کے لئے
عبرت آموز نشانی بنا دیا وَ اِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اتَّقُوْهُ ؕ
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾ اور ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو بھی پیغمبر بنا
کر بھیجا جب انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو، یہ
تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ تم اللہ کو چھوڑ کر بتوں کی پرستش کر رہے ہو اور تم ان کے
متعلق محض جھوٹ گھڑتے ہو کہ یہ اللہ کے شریک ہیں اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَ اعْبُدُوْهُ وَ
اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ بیشک اللہ کے سوا تم جن کی پرستش کر رہے ہو وہ
تمہیں رزق دینے کا کوئی اختیار نہیں رکھتے، پس تم اللہ ہی سے رزق مانگو اور اسی کی عبادت

کرو اور اسی کی نعمتوں کا شکر ادا کرو، بالآخر تم سب کو اسی کی طرف واپس لوٹ کر جانا ہے وَ
اِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ اور اگر تم لوگ مجھے جھٹلاتے ہو تو جان
لو کہ تم سے پہلے بھی بہت سی امتیں اپنے رسولوں کو جھٹلا چکی ہیں اور آخر کار اللہ کے عذاب
نے انہیں آ پکڑا وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۸﴾ اور رسول کی ذمہ داری تو
صرف یہی ہے کہ وہ اللہ کا پیغام صاف اور واضح الفاظ میں لوگوں تک پہنچا دے اَوَ لَمْ
يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۹﴾ کیا ان
لوگوں نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ اللہ کس طرح مخلوق کو پہلی دفعہ پیدا کرتا ہے پھر وہی
اس کو دوبارہ بھی پیدا کر دے گا، بیشک یہ اللہ کے نزدیک بہت ہی آسان بات ہے قُلْ
سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ
الْاٰخِرَةَ ؕ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تم زمین میں گھوم پھر کر دیکھو کہ کس طرح اللہ نے
خلق کا آغاز کیا پھر اسی طرح وہ قیامت میں دوبارہ بھی پیدا کر دے گا اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ بے شک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَ
يَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ اِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۱﴾ وہ جسے چاہے عذاب دے اور جس پر چاہے
رحم فرمائے اور تم سب اسی کے پاس واپس لوٹ کر جاؤ گے وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِى
الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ ۫ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۲۲﴾ ع اور نہ
تم زمین میں کہیں بھاگ کر اسے عاجز کر سکتے ہو اور نہ آسمان میں، اور نہ ہی اللہ کے سوا تمہارا
کوئی حامی یا مددگار ہو سکتا ہے رکوع [۲] وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖٓ
اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۳﴾ اور جن لوگوں نے

اللہ کی آیات اور روز قیامت اس کے روبرو پیش ہونے کا انکار کیا تو وہی لوگ ہیں جو میری رحمت سے مایوس ہو گئے اور وہی لوگ ہیں جن کے لیے ایک دردناک عذاب ہے فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوۡمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوا اقۡتُلُوۡهُ اَوۡ حَرِّقُوۡهُ فَاَنۡجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ‌ؕ پس ابراہیم علیہ السلام کی قوم کے پاس اس کے سوا اور کوئی جواب نہ تھا کہ آپس میں کہنے لگے کہ اسے قتل کر دو یا آگ میں جلا دو، لیکن اللہ نے انہیں آگ سے بچا لیا اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ‏ ﴿۲۴﴾ بلاشبہ اس واقعہ میں بھی ایمان لانے والے لوگوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَوۡثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيۡنِكُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا‌ ۚ اور ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کے لوگوں سے یہ بھی کہا کہ تمہاری آپس کی محبت کی بنیاد جس کی وجہ سے تم اس دنیا کی زندگی میں اکٹھے ہو وہ یہی ہے کہ تم اللہ کو چھوڑ کر بتوں کی پرستش کرتے ہو ثُمَّ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكۡفُرُ بَعۡضُكُمۡ بِبَعۡضٍ وَّيَلۡعَنُ بَعۡضُكُمۡ بَعۡضًا وَّمَاۡوٰٮكُمُ النَّارُ وَمَا لَـكُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ ۖۙ ﴿۲۵﴾ لیکن پھر قیامت کے دن تم ایک دوسرے کی دوستی کا انکار کرو گے اور ایک دوسرے پر لعنت بھیجو گے، تمہارا ٹھکانا جہنم ہو گا اور کوئی تمہارا مددگار بھی نہ ہو گا فَاٰمَنَ لَهٗ لُوۡطٌ‌ ۘ وَقَالَ اِنِّىۡ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّىۡ‌ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ‏ ﴿۲۶﴾ اس پر لوط علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام کی تصدیق کی۔ پھر ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میں اپنے رب کی بتائی ہوئی جگہ کی طرف ہجرت کر رہا ہوں، یقیناً وہ سب پر غالب اور کامل حکمت والا ہے

آیات نمبر 27 تا 40 میں قوم لوط، مدین، عاد، ثمود، قارون، فرعون اور ہامان کے واقعات کا مختصر جائزہ۔ ان واقعات میں مشرکین مکہ اور مومنوں کے لئے یہ پیغام مضمر ہے کہ حق کی راہ میں آزمائشوں سے گزارنا اللہ کی سنت ہے، اللہ کے مقابلہ میں قریبی رشتوں کی بھی اہمیت نہیں اور نافرمان اور ظالم لوگ اللہ کی گرفت سے بچ نہیں سکتے۔

وَ وَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ وَ يَعۡقُوۡبَ وَ جَعَلۡنَا فِىۡ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَ الۡكِتٰبَ وَ اٰتَيۡنٰهُ اَجۡرَهٗ فِى الدُّنۡيَا‌ ۚ وَ اِنَّهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۲۷﴾ ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو اسحٰق علیہ السلام جیسا بیٹا اور یعقوب علیہ السلام جیسا پوتا عطا فرمایا اور ہم نے نبوت اور کتاب کا سلسلہ ان کی نسل میں قائم رکھا، ہم نے دنیا میں بھی ابراہیم علیہ السلام کو اس کا صلہ عطا کیا اور یقیناً آخرت میں بھی وہ صالح لوگوں میں سے ہوں گے وَ لُوۡطًا اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖۤ اِنَّكُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الۡفَاحِشَةَ ۙ مَا سَبَقَكُمۡ بِهَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنَ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۲۸﴾ اور ہم نے لوط علیہ السلام کو بھی پیغمبر بنا کر بھیجا جب انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ یقیناً تم ایسی بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہو جو تم سے پہلے ساری دنیا کے لوگوں میں سے کسی نے نہیں کیا اَئِنَّكُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الرِّجَالَ وَ تَقۡطَعُوۡنَ السَّبِيۡلَ ۙ۬ وَ تَاۡتُوۡنَ فِىۡ نَادِيۡكُمُ الۡمُنۡكَرَ‌ ؕ کیا تم لوگ خلاف وضع فطری فعل کے مرتکب ہوتے ہو، راہزنی کرتے ہو اور اپنی مجلسوں میں ناشائستہ کام کرتے ہو؟ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوۡمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوا ائۡتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۲۹﴾ پھر ان کی قوم کے

پاس اس کے سوا کوئی جواب نہ تھا کہ کہنے لگے اگر تم سچے ہو تو ہم پر اللہ کا عذاب لے
آؤ قَالَ رَبِّ انۡصُرۡنِیۡ عَلَی الۡقَوۡمِ الۡمُفۡسِدِیۡنَ ﴿۳۰﴾ اس پر لوط علیہ السلام نے
اللہ سے دعا کی کہ اے میرے رب! ان مفسد لوگوں کے مقابلے میں میری مدد فرما
رکوع [۳] وَ لَمَّا جَآءَتۡ رُسُلُنَاۤ اِبۡرٰہِیۡمَ بِالۡبُشۡرٰی ۙ قَالُوۡۤا اِنَّا مُہۡلِکُوۡۤا
اَہۡلِ ہٰذِہِ الۡقَرۡیَۃِ ۚ اِنَّ اَہۡلَہَا کَانُوۡا ظٰلِمِیۡنَ ﴿ۚۖ۳۱﴾ اور جب ہمارے بھیجے ہوئے
فرشتے ابراہیم علیہ السلام کے پاس بیٹے کے پیدائش کی خوشخبری لے کر پہنچے تو انہوں
نے یہ بھی کہا کہ ہم لوط علیہ السلام کی اس بستی والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں کیونکہ
اس کے باشندے بہت نافرمان اور بدکار ہیں قَالَ اِنَّ فِیۡہَا لُوۡطًا ؕ ابراہیم علیہ
السلام نے کہا کہ اس بستی میں لوط علیہ السلام بھی موجود ہے قَالُوۡا نَحۡنُ اَعۡلَمُ
بِمَنۡ فِیۡہَا ٝ۟ لَنُنَجِّیَنَّہٗ وَ اَہۡلَہٗۤ اِلَّا امۡرَاَتَہٗ ٝ۟ کَانَتۡ مِنَ الۡغٰبِرِیۡنَ ﴿۳۲﴾
فرشتوں نے جواب دیا کہ ہم خوب جانتے ہیں وہاں کون کون ہے، ہم لوط علیہ السلام
اور اس کے گھر والوں کو بچا لیں گے سوائے اس کی بیوی کے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں
میں شامل ہو گی وَ لَمَّاۤ اَنۡ جَآءَتۡ رُسُلُنَا لُوۡطًا سِیۡٓءَ بِہِمۡ وَ ضَاقَ بِہِمۡ ذَرۡعًا
وَّ قَالُوۡا لَا تَخَفۡ وَ لَا تَحۡزَنۡ ۟ اِنَّا مُنَجُّوۡکَ وَ اَہۡلَکَ اِلَّا امۡرَاَتَکَ کَانَتۡ
مِنَ الۡغٰبِرِیۡنَ ﴿۳۳﴾ اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے لوط علیہ السلام کے پاس آئے
تو لوط علیہ السلام بہت غمگین ہوئے اور اپنے آپ کو بہت بے بس محسوس کیا،
فرشتوں نے کہا کہ آپ کسی قسم کا اندیشہ نہ کریں اور نہ ہی مغموم ہوں، ہم آپ کو اور

آپ کے گھر والوں کو بچالیں گے سوائے آپ کی بیوی، کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں
سے ہو گی اِنَّا مُنۡزِلُوۡنَ عَلٰٓى اَهۡلِ هٰذِهِ الۡقَرۡيَةِ رِجۡزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا
كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ ﴿۳۴﴾ اور یہ کہ ہم اس بستی کے لوگوں پر، ان کی بدکاریوں کے باعث
جو یہ کرتے رہے ہیں، آسمان سے عذاب نازل کرنے والے ہیں وَلَقَدۡ تَّرَكۡنَا
مِنۡهَاۤ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۳۵﴾ اور بے شک ہم نے اس بستی کے کچھ ظاہری
نشان ان لوگوں کے لئے چھوڑ دیئے ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں وَاِلٰى مَدۡيَنَ
اَخَاهُمۡ شُعَيۡبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ وَارۡجُوا الۡيَوۡمَ الۡاٰخِرَ وَلَا
تَعۡثَوۡا فِى الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِيۡنَ ﴿۳۶﴾ اور مدین والوں کی طرف ہم نے ان کے بھائی
شعیب علیہ السلام کو پیغمبر بنا کر بھیجا سو شعیب علیہ السلام نے ان سے کہا کہ اے میری
قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کرو اور یوم آخرت سے ڈرو اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے
پھرو فَكَذَّبُوۡهُ فَاَخَذَتۡهُمُ الرَّجۡفَةُ فَاَصۡبَحُوۡا فِىۡ دَارِهِمۡ جٰثِمِيۡنَ ﴿۳۷﴾ پھر
انہوں نے شعیب علیہ السلام کی تکذیب کی، آخر کار ایک زلزلہ نے انہیں آپکڑا، پھر
وہ اپنے گھروں میں منہ کے بل پڑے کے پڑے رہ گئے وَعَادًا وَّثَمُوۡدَا۟ وَقَدۡ
تَّبَيَّنَ لَكُمۡ مِّنۡ مَّسٰكِنِهِمۡ ۗ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيۡطٰنُ اَعۡمَالَهُمۡ فَصَدَّهُمۡ
عَنِ السَّبِيۡلِ وَكَانُوۡا مُسۡتَبۡصِرِيۡنَ ۙ﴿۳۸﴾ اور ہم نے قوم عاد اور ثمود کو بھی
ہلاک کیا اور ان کی تباہی ان کے مکانوں سے تم پر ظاہر ہو چکی ہے، شیطان نے ان کے
برے اعمال کو ان کی نظر میں خوشنما کر دیا تھا اور اس طرح انہیں راہ راست سے روک

رکھا تھا حالانکہ وہ بڑے سمجھدار لوگ تھے وَ قَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ ۟ وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ وَ مَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ اور ہم نے قارون و فرعون اور ہامان کو بھی ہلاک کیا اور بلاشبہ موسیٰ علیہ السلام ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے لیکن انہوں نے زمین میں تکبر اور سرکشی کی پھر وہ ہم سے بچ کر کہیں بھاگ نہ سکے فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ آخرکار ہم نے ان سب کو ان کے گناہوں کی پاداش میں پکڑ لیا، پھر ان میں سے کسی پر تو ہم نے پتھر برسانے والی آندھی بھیجی اور کسی کو ایک ہولناک آواز نے آ پکڑا، کسی کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور کسی کو پانی میں غرق کر دیا وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۰﴾ اور اللہ کی یہ شان نہ تھی کہ وہ ان پر ظلم کرتا مگر وہ لوگ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے رہے تھے۔